جو لوگ یطیقون سے پہلے لا مقدر مانتے ہیں وہ میرے ناقص فہم کے مطابق کچھ ناقابل فہم سا لگتا ہے۔ کیونکہ سیاق عبارت کے مطابق یہ وہ لوگ ہیں کہ جو بمشکل روزہ رکھ سکیں وگرنہ " ان تصوموا خیر لکم "نہ آتا۔ اور لا مقدر ماننے کی صورت میں وان تصوموا خیر لکم کا حکم استجابی بے محل ہوتا۔ کیونکہ جو لوگ روزہ کی طاقت رکھتے ہی نہیں انہیں یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ اگر تم روزہ رکھ لو تو زیادہ بہتر ہے اس لیئے لا مقدر ماننے کا مفہوم ازروئے سیاق غلط ٹھہرتا ہے۔ اور یطیقون کا مطلب وہی ہے، جو اوپر مذکور ہوا۔ یعنی وہ لوگ جنہیں روزہ رکھنے میں بہت دشواری، دقت اور مشقت درپیش ہو خواہ اس کی وجہ کچھ بھی ہو۔

گزشتہ سال(۲۰۱۱ء) فیکلٹی آف اسلامک اسٹڈیز میں ایم ایس/ایم فل کے طلبہ کو Pioneers of Contemporary Islamic Resurgenceکی تدریس کے دوران علی رہنما کی کتاب Pioneers of Islamic Revivalجس کا ترجمہ محمد یحییٰ خان نے کیا ہے، میری نظر سے گزری۔ یہ ہمارے کورس کی ایک ایسی معاون کتاب تھی، جس میں مختلف علمی وفکری شخصیات کو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے تعلق سے ظاہر کیا گیا ہے۔ اس میں جن بلند و بالا شخصیات کا تذکرہ کیا گیا ہے ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ سید جمال الدین افغانی (1838-1897ء) محمد عبدہٗ (1849-1905ء)حسن البناء (متوفی 1949ء)سید ابو الاعلیٰ مودودی (1903-1979ء) سید قطب(1906-1966ء)مصطفیٰ السباعی (1928-1978ء)علی شریعتی(1933-1977ء)باقر الصدر (1935-1980ء)اور روح اللہ خمینی (1902-1989ء)

میں نے اپنے لیکچرز میں مذکورہ بالا شخصیات کو موضوع بحث بناتے ہوئے اس ضرورت کو محسوس کیا کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں ان کے علاوہ بھی کچھ ناموں کا اضافہ کیا جائے جو اس کتاب میں آنے سے رہ گئے ہیں۔ میں نے اپنے اس احساس کو نہ صرف اپنے فاضل طلبہ کے سامنے ظاہر کیا بلکہ انہیں مہمیز بھی کیا کہ وہ ان شخصیات کے علاوہ اپنی پسند کی کسی ایسی شخصیت پر خامہ فرسائی کریں، جنہیں وہ اپنے تئیں علمی وفکری پہلو سے اس مقام پر فائز امام

سمجھتے ہیں۔ اگر وہ شخصیات بہت ممتاز و نمایاں نہ بھی ہوں تب بھی وہ کم از کم ایسی ضرور ہوں کہ انہیں "علمی وفکری شخصیات" کے طور پر بسر وچشم قبول کیا جا سکے۔

مجھے خوشی ہے کہ میرے اس فکری احساس کو میرے فاضل طلبہ نے نہ صرف محسوس کیا بلکہ بہت جلد اپنے مقالات ومضامین سے متعدد بلند و بالا ہستیوں کا ایک جہان آباد کر دیا۔ واضح رہے کہ اسی اثناء میں میں نے گزشتہ شمارے میں یہ اعلان بھی کر رکھا تھا کہ آئندہ شمارہ علمی وفکری شخصیات کے دلکش اور حسین مجموعے پر مشتمل ہوگا۔ اس اعلان کے جواب میں متعدد اہل علم اور ارباب دانش کے مقالات الگ سے موصول ہونا شروع ہو گئے۔اور 576 صفحات اپنی وسعتوں کے باوجود ہمیں محدود نظر آنے لگے اور یوں صفحات کی تنگ دامنی ہماری راہ میں حائل ہوئی جس کی وجہ سے بعض احباب سے معذرت بھی کرنی پڑی کیونکہ اس سے زائد صفحات میں مجلّہ کی اشاعت ہمارے لیئے ممکن نہ تھی۔

علمی وفکری شخصیات کی ترتیب میں سینیارٹی کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ یعنی جو بزرگ ہستی دنیا سے پہلے رخصت ہوئی، اسے پہلے رکھا، جو بعد رخصت ہوئی، اسے بعد میں جگہ ملی۔ اس ترتیب پر یقیناً کسی کی دل آزاری نہیں ہوگی۔ ارباب قلم قارئین سے گزارش ہے کہ اس خاص نمبر پر اپنی تنقیدی آراء اور مفید مشوروں سے ضرور نوازیں۔ ہم آپ کے رشحات قلم کو آئندہ شمارے میں زینت قرطاس کرنے کی کوشش کریں گے۔

مدیر اعلیٰ